

نبوت کی روح: تاخیر کا زمانہ اور آدھی رات کی پکار

حبقوق کی دو تختیاں

Jeff Pippenger

2012-10-14

وضاحت کا ایک کلام

حال ہی میں ہم نے حبقوق کی دو لوحوں کے نقل تحریر کو اس غرض سے تیار کرنا شروع کیا کہ اسے ہماری ویب سائٹ پر موجود مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جا سکے۔ زبانی پیشکش کو تحریری پیشکش میں تبدیل کرنے کا کام اس سے کہیں زیادہ دشوار ہے جتنا کوئی شخص سمجھ سکتا ہے، اگر وہ ان تمام مراحل سے واقف نہ ہو جن سے گزرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ ایک زبانی پیشکش کو تحریری صورت دی جا سکے، نیز اُس کے ساتھ وابستہ وہ ناگزیر مشکلات بھی جو بالآخر اس مواد کو ویب سائٹ کی مختلف زبانوں میں منتقل کرنے میں پیش آتی ہیں۔ ہم نے ابھی پچانوے پیشکشوں میں سے پہلی کی نقل کی تدوین شروع ہی کی تھی کہ میں نے ایک اور مرحلہ دریافت کیا جس سے ہمیں بھی گزرنا ہوگا۔ اس کا تعلق 1989 سے لے کر ہماری موجودہ تاریخ تک اس پیغام کی تدریجی نشوونما سے ہے۔

تقریباً پندرہ برس پہلے کی پیشکشوں میں ایسی صداقتیں موجود تھیں جو فہم کے ابتدائی درجے میں تھیں۔ ان صداقتوں میں سے پہلی، جس کی مجھے وضاحت کرنی ہے، یہ ہے کہ میلری تاریخ میں دوسرے فرشتے کی آمد کب ہوئی۔ اُس وقت میری سمجھ یہ تھی کہ دوسرا فرشتہ اُس وقت آیا جب پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں نے، 1843 کے سال کے اختتام کے ساتھ وابستگی میں، میلر کی طرف سے پہلے فرشتے کے پیغام کی پیشکش کے خلاف اپنے دروازے بند کرنا شروع کیے۔ ولیم میلر وقت کی ایسی گنتی پر عمل کرتا تھا جس کے بارے میں اُس کا یقین تھا کہ 1843 کے سال 22 مارچ 1843 کو شروع ہوئے اور 22 مارچ 1844 کو ختم ہوئے۔ اُس نے سمجھا تھا کہ وہ تین پیشین گوئیاں، جو بالآخر دو مقدس چارٹوں پر رکھی گئیں، 1843 کے سال میں ختم ہوں گی، اور اُس کا ایمان تھا کہ وہ سال 22 مارچ 1844 کو ختم ہوا۔ وہ دو باتوں میں غلط تھا۔

دانی ایل بارہ کے 1335 دنوں، احبار چھبیس کے "سات زمانوں" کے 2520 برسوں، اور دانی ایل آٹھ کے 2300 دنوں کی ان تین نبوتوں کو ملنے یوں سمجھا کہ وہ مارچ 1844 میں ختم ہوتی ہیں۔ اس کے بعد خداوند نے سموئیل اسنو کی راہنمائی کی تاکہ وہ نہ صرف یہ سمجھ سکے کہ نبوتیں 1843 میں نہیں بلکہ 1844 میں ختم ہوئیں؛ بلکہ اسنو نے وقت کے کرائیتی حساب کو بھی برتنا شروع کیا، اور یہ وہ زمانی اطلاق نہ تھا جسے ملر استعمال کر رہا تھا۔ ملر ربانی/اعتدال ربیعی پر مبنی حساب وقت استعمال کر رہا تھا، جو سال کی بنیاد بہار سے بہار تک رکھتا تھا۔

جب ہم حبقوق کی دو تختیاں پیش کر رہے تھے، اُس وقت ہم اس تاریخی حقیقت کو نہیں سمجھتے تھے اور مارچ 22، 1844 کو دوسرے کی آمد اور تاخیر کے زمانے کے آغاز کے طور پر متعین کرنے کے لیے ملر کے تجربے کو استعمال کر رہے تھے۔ میں یہ سمجھتا تھا، اور اب بھی سمجھتا ہوں، کہ اُس فرشتے کی آمد اُس وقت کے مطابق تھی جب پروٹسٹنٹس نے ملر کے پہلے فرشتے کے پیغام کو رد کر دیا، اور درج ذیل اقتباس میرے لیے نقطہ رجوع تھا۔

"جون 1842ء میں، مسٹر ملر نے پورٹلینڈ کے کاسکو اسٹریٹ چرچ میں اپنے وعظوں کا دوسرا سلسلہ پیش کیا۔ میں نے ان وعظوں میں شرکت کو ایک عظیم امتیاز محسوس کیا؛ کیونکہ میں حوصلہ شکنی کے زیر اثر آ گئی تھی، اور اپنے نجات دہندہ سے ملاقات کے لیے اپنے آپ کو تیار محسوس نہیں کرتی تھی۔ اس دوسرے سلسلے نے شہر میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ ہلچل پیدا

کر دی۔ چند ایک استثناءؤں کے سوا، مختلف فرقوں نے مسٹر ملر کے خلاف اپنے کلیسیاؤں کے دروازے بند کر دیے۔ مختلف منبروں سے بہت سے خطبات میں مقرر کی مبینہ جنونیانہ غلطیوں کو آشکارا کرنے کی کوشش کی گئی؛ لیکن مضطرب سامعین کے ہجوم ان کے اجتماعات میں شریک ہوتے تھے، اور بہت سے لوگ عمارت میں داخل ہونے سے قاصر رہتے تھے۔ مجمع غیر معمولی طور پر پرسکون اور متوجہ تھا۔" Life Sketches, 27.

میں نے یہ سمجھا کہ ملر کے پیغام پر دروازوں کا بند ہو جانا پہلے فرشتے کے رد کیے جانے کے آغاز کی علامت تھا، اور وقت کے حساب کے سلسلے میں ربانی/اعتدال ربیعی پر مبنی شمار کے بارے میں ملر کی فہم کے مطابق میں نے یہ فرض کیا کہ 22 مارچ 1844، سنہ 1843 کے اختتام کی نشان دہی کرتا ہے۔ جون 1842 میں پورٹلینڈ میں ملر کی پیشکش درحقیقت ایک ایسی راہ نما علامت ہے جو ایک تدریجی رد کی نشاندہی کرتی ہے، جو بالآخر 18 اپریل 1844 کو اپنے اختتام کو پہنچی، لیکن ان پیشکشوں کے وقت ہم نے ابھی تک وقت کے حساب کے بارے میں سموئیل اسنو کی قرائی شمار کی تطبیق کو تسلیم نہیں کیا تھا۔

پہلی پیشکش کی نقل ادارت شروع کرتے ہوئے میں نے دیکھنا شروع کیا کہ اُس وقت جو کچھ قلم بند کیا گیا تھا، وہ بظاہر اُس بات کے خلاف معلوم ہوتا ہے جو ہم اب تعلیم دیتے ہیں۔ ایسا بے بھی اور نہیں بھی۔ یہ محض دوسرے فرشتے کی بتدریج آمد پر ایک زور ہے، اور نیز اس پیغام کے بتدریج مہر کھلنے کی ایک تمثیل بھی ہے، جیسا کہ ملیری تاریخ میں بھی یہی معاملہ تھا۔ یہ توضیحی نوٹ ان لوگوں کی رہنمائی کے لیے ہونا چاہیے جو 19 اپریل 1844 کو پہلی ملیری مایوسی کے طور پر ہماری تعیین، اور اُس بارے میں ماضی میں دی گئی تعلیم، کے باعث ٹھوکر کھا چکے ہیں۔

"پہلا اور دوسرا پیغام 1843 اور 1844 میں دیا گیا تھا، اور اب ہم تیسرے کی منادی کے تحت ہیں؛ لیکن ان تینوں پیغامات کی منادی اب بھی کی جانی ہے۔ آج بھی، پہلے کی طرح، یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ ان لوگوں کے سامنے دوبارہ پیش کیے جائیں جو سچائی کے طالب ہیں۔ قلم اور زبان دونوں کے ذریعے ہمیں اس منادی کو بلند کرنا ہے، ان کی ترتیب کو واضح کرتے ہوئے، اور ان نبوتوں کے اطلاق کو ظاہر کرتے ہوئے جو ہمیں تیسرے فرشتے کے پیغام تک لے آتی ہیں۔ پہلے اور دوسرے کے بغیر تیسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ پیغامات ہمیں مطبوعات اور خطابات کے ذریعے دنیا کو دینے ہیں، اور نبوی تاریخ کے سلسلے میں ان باتوں کو ظاہر کرنا ہے جو ہو چکی ہیں اور جو ہونے والی ہیں۔"

Selected Messages, book 2, 104.

حقوق کی دو لوحیں 95 میں سے 2

ملیری تقویم اور تأخیر کے وقت کو سمجھنا

ہماری گزشتہ پیشکش میں یہ سوال پیدا ہوا کہ 22 اکتوبر 1844 ساتویں مہینے کا دسواں دن کیسے ہو سکتا ہے، اگر 22 مارچ 1844 پہلے مہینے کا پہلا دن ہے۔ مارچ 1844 میں میلرائٹس نے اس بات کو غلط سمجھا جسے وہ 1843 کے اختتام کے طور پر مانتے تھے۔ اس مایوسی کے بعد، انہوں نے وقت کے بائبل کی حساب کو ازسرنو جانچا۔ اس کی وضاحت گیرہارڈ ڈیمسٹیگٹ کی کتاب Foundations of the Seventh-day Adventist Message and Mission میں کی گئی ہے، خصوصاً صفحات 89 اور 92 پر۔ جب وہ یہ مانتے تھے کہ 1843 ختم ہو چکا ہے، تو انہوں نے اپنے زمانی فہم کے دو اجزاء کا ازسرنو جائزہ لیا: 1843 سے 1844 میں تبدیلی، اور وہ دن جو برسوں کے آغاز اور اختتام کو نشان زد کرتے ہیں، تاکہ وہ ساتویں مہینے کے دسویں دن کا حساب لگا سکیں۔

میں اکثر اس بات پر زور دیتا ہوں کہ 22 مارچ سے 22 اکتوبر تک سات مہینے ہوتے ہیں۔ میں یہ تجویز نہیں کر رہا کہ یہ ساتویں مہینے کی تحریک ہے، لیکن یہ بات دلچسپی کی حامل ہے کہ میلرائٹس کا

اعتقاد تھا کہ 22 مارچ اہم ہے، اور یہ ایک مفید ذہنی نشان کے طور پر کام کرتا ہے—سات مہینے بعد آپ 22 اکتوبر تک پہنچتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔

مایوسی اور تاخیر کا زمانہ کسی زمانی پیشین گوئی کی تکمیل نہیں تھی، بلکہ میلیرائیٹس کی ایک غلط فہمی کا نتیجہ تھی۔ اُن کی غلط فہمی ہی نے تاخیر کے زمانہ اور مایوسی کو پورا کیا؛ کوئی مخصوص پیشین گوئی ایسی نہ تھی جو یہ بیان کرتی ہو کہ تاخیر کا زمانہ کسی معین نقطہ پر شروع ہوگا۔ اُن کے اس اعتقاد نے کہ 1843، 22 مارچ 1844 کو گزر چکا تھا، مایوسی کو جنم دیا۔
دامسٹیگٹ کہتا ہے:

اگرچہ وہ قرانی حساب، جو 17 اپریل 1844 کی نوچاند پر یہ ظاہر کرتا تھا کہ یہودی سال اختتام کو پہنچتا ہے، بڑے ملیرائٹ ادویات میں ترجیح دیا گیا تھا، تاہم ایمان رکھنے والوں کی اکثریت 21 مارچ 1844 کو مسیح کی واپسی کے وقت کے طور پر دیکھتی تھی۔ ملیرائٹ تحریک سے باہر 21 مارچ خوب معروف تھا، اور اس تاریخ پر ایڈونٹزم کے پورے نظام کے مکمل انہدام کی ایک نہایت عام توقع پائی جاتی تھی۔

ہم نے کل یہ پڑھا کہ ملر اُس تاریخ کی توقع کر رہا تھا۔ ملیریوں کی اکثریت اسی تاریخ پر نگاہ رکھے ہوئے تھی، اور یہاں تک کہ اُن کے مخالفین بھی اس سے واقف تھے اور اسے اس ثبوت کے طور پر دیکھ رہے تھے کہ میلری جھوٹے ہیں۔ یہی مروجہ فہم تھا۔ جب وہ تاریخ گزر گئی، تو انہوں نے زمانی نبوتوں کی زیادہ باریک بینی سے تحقیق کرنا شروع کی، جس کے نتیجے میں وہ 22 اکتوبر 1844 تک پہنچے۔ یہ اُس سوال کے لیے ایک حوالہ تعین فراہم کرتا ہے جو کل سامنے آیا تھا۔

تأخیر کا زمانہ اور ایلن واٹ کی پہلی رویا

آج، میں توقف کے وقت پر مزید غور کرنے کے لیے زیادہ وقت صرف کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اس لیے اہم ہے کہ ہم ایلن واٹ کے پہلے رویا سے معاملہ کر رہے ہیں، جہاں وہ کہتی ہیں کہ آسمان کی راہ کے آغاز میں جو روشن نور تھا وہ نیمشب کی صدا تھی، اور اگر آپ اسی نور کا انکار کریں تو آپ آسمان کی راہ سے گھر پڑتے ہیں۔ میں یہ واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اُن کے رویا میں نیمشب کی صدا دوسرے فرشتے کے پیغام کی پوری تاریخ کو شامل کرتی ہے۔

ذاتی طور پر، مجھے یہ کہنے میں کوئی مشکل نہیں کہ اُس رویا میں نصف اللیل کی پکار، جو راہ کے آغاز پر ہے اور پورے راستے پر روشنی ڈالتی ہے، 1840 سے 1844 تک ملیرائیٹوں کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے۔ اُس تاریخ کی حرکیات کو درست طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ خود نصف اللیل کی پکار کی تکمیل 12 اگست سے 17 اگست تک ہوئی، جب یہ پیغام ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں پیش کیا گیا، اور پھر انہوں نے تقریباً دو ماہ تک—ستمبر اور اکتوبر، دو ماہ اور پانچ دن—یہ پیغام پہنچایا۔ 22 اکتوبر سے پہلے، وہ خداوند کی آمد کے لیے تیاری کر رہے تھے۔ یہ دو ماہ کا عرصہ نصف اللیل کی پکار کی تاریخ ہے۔ تاہم، آپ اس عرصے کو اُن مراحل کو سمجھ بغیر نہیں سمجھ سکتے جو اس تک لے آئے۔ میرے نزدیک، نصف اللیل کی پکار، زیادہ تخصیص کے ساتھ، توقف کے وقت کی تاریخ ہے، جو 22 اکتوبر 1844 تک جاری رہتی ہے۔

تین فرشتوں کے پیغامات کا مقام متعین کرنا

یہ 1840 سے 1844 تک کی تاریخ ہے۔ روح نبوت میں کئی مقامات ایسے ہیں جہاں سسٹر واٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ پیغامات کو کہاں قرار دینا ہے۔ جب آپ پیغامات کو ان کے درست مقام پر قرار دینا شروع کرتے ہیں، تو آپ پر یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ تمام پیغامات وقت کے ایک معین نقطہ پر پہنچتے ہیں اور اس کے بعد قدرت بخشے جاتے ہیں۔

پہلا فرشتہ 1798 میں اختتام کے وقت آتا ہے، جب دانی ایل کی کتاب کھولی جاتی ہے اور علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ پہلے فرشتے کے پیغام کو 11 اگست 1840 کو قوت بخشی جاتی ہے، جب سال-دن کے اصول کی تصدیق تمام دنیا کے لیے ہو جاتی ہے، اور یوں مکاشفہ 10 کے فرشتے کو نیچے لایا جاتا ہے، جو پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت ملنے کی علامت ہے۔

دوسرا فرشتہ جون 1842 میں پہنچتا ہے۔ ہم نے کل پڑھا تھا کہ جون 1842 میں مسٹر ملر نے کاسکو اسٹریٹ چرچ میں اپنے بیانات کا دوسرا سلسلہ پیش کیا۔ چند استثنا کے ساتھ، پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں نے اپنے دروازے بند کر دیے۔ پس جون 1842 میں دوسرے فرشتے کا پیغام پہنچتا ہے، کیونکہ جب کوئی پروٹسٹنٹ کلیسیا پہلے فرشتے کے پیغام کے خلاف اپنا دروازہ بند کر دیتی ہے، تو وہ بابل کا حصہ بن جاتی ہے۔ دوسرے فرشتے کا پیغام بابل سے باہر آنے کی ایک پکار ہے۔ یہ تدریجی ہے۔

سسٹر وائٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ اگرچہ پروٹسٹنٹوں نے جون 1842 میں اپنے دروازے بند کرنا شروع کر دیے تھے، تاہم بابل سے نکل آنے کی منادی—جو دوسرے فرشتے کے پیغام کا مضمون ہے—فی الحقیقت 1844 کے موسم گرما تک شروع نہ ہوئی تھی۔

دوسرے فرشتے کا پیغام جون 1842 میں آتا ہے، اور 12 تا 17 اگست 1844 کو ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں نصف شب کے نعرے کے پیغام سے تقویت پاتا ہے۔

تیسرا فرشتہ 22 اکتوبر 1844 کو آتا ہے، کیونکہ اسی دن پاک ترین مقام میں داخل ہونے کا راستہ کھولا جاتا ہے، جہاں لوگ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ مسیح اب پاک ترین مقام میں سردار کاہن ہے۔ وہاں عہد کا صندوق پہچانا جاتا ہے، اور صندوق میں دس احکام ہیں۔ جب سسٹر وائٹ کو پاک ترین مقام میں لے جایا گیا اور انہوں نے دس احکام پر نظر کی، تو انہوں نے دیکھا کہ سبت کا حکم باقی سب کے اوپر چمک رہا تھا، جو تیسرے فرشتے کے پیغام میں سبت کی اہمیت کو نمایاں کرتا تھا۔ یہ سبت یا اتوار کے بارے میں ایک آزمائش ہوگی۔ 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے فرشتے کے پیغام کا مضمون آ پہنچتا ہے۔

تینوں پیغامات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جب پہلا فرشتے کا پیغام 1798 میں آیا، تو کسی نے اسے نہیں سمجھا۔ خداوند نے ولیم ملر کو پہلے فرشتے کے پیامبر کے طور پر برپا کیا، لیکن 1818 تک—یعنی بیس برس بعد—ملر اس پیغام کو سمجھنا شروع نہ کر سکا۔ پیغام آ جاتا ہے، مگر خدا کے لوگوں کو اسے پہچاننے میں وقت لگتا ہے، اور پھر اسے قدرت بخشی جاتی ہے۔

دوسرے فرشتے کا پیغام جون 1842 میں آتا ہے، لیکن 1842 میں کسی بھی میلری نے پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کو بابل کہنا شروع نہیں کیا۔ انہوں نے ابھی تک اسے پہچانا نہ تھا۔ 1844 کے موسم گرما تک وہ اسے پہچاننے لگے اور لوگوں کو کلیسیاؤں سے نکل آنے کے لیے بلانے لگے۔ پیغام آتا ہے، پھر اسے سمجھا جاتا ہے، اور پھر اسے قدرت بخشی جاتی ہے۔

22 اکتوبر 1844 کو، جب ہائرم ایڈسن نے مسیح کے مقدس مقام سے نہایت مقدس مقام کی طرف منتقل ہونے کا رویت دیکھی، تو انہیں مسیح کی خدمت کے بدل جانے کے بارے میں کچھ روشنی ملی۔ لیکن 23 اکتوبر 1844 کو، ہائرم ایڈسن اس بات کے لیے تیار نہ تھا کہ اتوار کے دن کو چپوان کا نشان ہونے کے بارے میں کوئی مضمون لکھے یا کوئی وعظ کرے۔ وہ تیسرے فرشتے کے پیغام کو اس زمانی عرصہ کے بعد ہی سمجھ سکے۔

جیسا کہ سیونتھ ڈے ایڈونٹس جانتے ہیں، تیسرے فرشتے کا پیغام اُس وقت قدرت بختا ہے جب مکاشفہ 18 کا چوتھا فرشتہ اُس کے ساتھ شامل ہوتا ہے۔ جو لوگ اسے لائیو اسٹریمنگ پر یا بعد میں DVDs پر دیکھ رہے ہیں، وہ شاید 11 ستمبر 2001 کو چوتھے فرشتے کے تیسرے کے ساتھ شامل ہونے کے وقت کے بارے میں بحث کرنا چاہیں۔ اس مقام پر ہم اس بارے میں کوئی دلائل پیش نہیں کر رہے، لیکن ہم اس کا انکار بھی نہیں کر رہے: جڑواں میناروں کے گرنے کے ساتھ چوتھا فرشتہ تیسرے فرشتے کے ساتھ

شامل ہوتا ہے، اور یہی وہ مقام ہے جہاں تیسرے فرشتے کے پیغام کو قدرت بخشی جاتی ہے۔
تینوں فرشتوں کے پیغامات میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہیں: وہ آتے ہیں، سمجھ جاتے ہیں، اور پھر
قدرت بخشے جاتے ہیں۔

دو دروازوں کا بند ہونا اور ہیکل کی تطہیریں

جون 1842 میں ایک دروازہ بند ہونا شروع ہوا، جس کی علامت یہ تھی کہ پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں نے
پہلے فرشتے کے پیغام کے خلاف اپنے دروازے بند کر دیے۔ اس تاریخ کے آغاز میں ہم ایک دروازہ بند ہوتے
دیکھتے ہیں، اور اس تاریخ کے اختتام پر—یعنی دوسرے فرشتے کی تاریخ کے اختتام پر—دروازہ پھر بند
ہو جاتا ہے: نہایت مقدس مقام میں داخلے کا دروازہ، دس کنواریوں کی تمثیل کا دروازہ۔

یہ دونوں دروازوں کا بند ہونا نشان زد کرنا نہایت اہم ہے، خاص طور پر اگر آپ ہیکل کی ان دو
تطہیروں پر غور کرنے والے ہیں۔ مسیح نے جب زمین پر تھے تو ہیکل کو دو مرتبہ پاک کیا، اور سسٹر وائٹ
ہمیں بتاتی ہیں کہ دنیا کے خاتمہ پر بھی ہیکل کی دو تطہیریں ہوں گی، جیسے میلراثٹس کے زمانہ میں
ہوئیں۔ میلراثٹس کے زمانہ میں ہیکل کی تطہیروں کو جون 1842 میں دروازے کے بند ہونے پر نشان زد
کیا جا سکتا ہے—ہیکل کا پہلا دروازہ، یعنی پروٹسٹنٹ ازم—اور دوسری ہیکل کی تطہیر پر، جب
میلراثٹس کی ہیکل کی تطہیر مکمل ہو جاتی ہے۔

ہم توقف کے زمانے پر نظر ڈالیں گے۔ دوسرے فرشتے کی اس تاریخ میں، توقف کا زمانہ 22 مارچ 1844ء
سے شروع ہوتا ہے، اور اس کے دونوں سروں پر ہیکل کی دو تطہیریں واقع ہیں۔ یہی دوسرے فرشتے کا
پیغام ہے۔

یہ بھی جدعون کی کہانی ہے۔ جدعون کی کہانی میں دو تطہیریں تھیں، جو ہیکل کی دو تطہیرات اور
دوسرے فرشتے کے پیغام کی علامتوں میں سے ایک ہے۔

نبوت میں تاخیر کا وقت اور آدھی رات کی صدا

آئیے ہم اپنی تحقیق کا آغاز Spiritual Gifts، جلد 1، صفحات 195–196 سے ایک اقتباس کے ساتھ کریں۔
ہم توقف کے وقت کا جائزہ اس لیے لے رہے ہیں تاکہ نصف شب کی پکار کے ساتھ اس کے تعلق کو سمجھ
سکیں، کیونکہ ہم نصف شب کی پکار کی روشنی کو رد نہیں کرنا چاہتے؛ اگر ہم ایسا کریں، تو ہم راہ
سے نیچے بدکار دنیا میں جا گریں گے۔

آسمان سے اُس زور آور فرشتہ کی اعانت کے لیے فرشتے بھیجے گئے، اور میں نے ایسی آوازیں سنیں جو گویا
ہر جگہ سے آرہی تھیں: "اُس میں سے نکل آؤ، اے میرے لوگو، تاکہ تم اُس کے گناہوں میں شریک نہ ہو،
اور اُس کی آفتوں میں سے کچھ تم پر نہ آئے؛ کیونکہ اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے
اُس کی بدکرداریوں کو یاد کیا ہے۔" "یہ پیغام تیسرے پیغام میں ایک اضافے کی مانند معلوم ہوا"—اب
اُس نے ابھی مکاشفہ 18:4 کا اقتباس دیا ہے، "اُس میں سے نکل آؤ، اے میرے لوگو، . . ." اور وہ کہتی ہے،
"یہ پیغام تیسرے [فرشتہ کے] پیغام میں ایک اضافے کی مانند معلوم ہوا اور اُس کے ساتھ یوں متحد ہو
گیا، جیسے آدھی رات کی پکار 1844 میں دوسرے فرشتہ کے پیغام کے ساتھ متحد ہو گئی تھی۔"

دوسرے فرشتے کا پیغام جون 1842 میں آتا ہے، اور نصف شب کی صدا اگست 1844 میں اس کے ساتھ
شامل ہو جاتی ہے۔ اس پیغام پر—یعنی بابل سے نکل آنے کی پکار پر—روح کا یہ انڈیلنا وہ تاریخ ہے جسے
سسٹر وائٹ 11 ستمبر 2001 کی تاریخ کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں، جب تیسرے فرشتے کے
پیغام کے ساتھ چوتھا فرشتہ شامل ہو جاتا ہے۔ چوتھا فرشتہ وہ وقت ہے جب مکاشفہ 18 کا زور آور
فرشتہ نازل ہوتا ہے۔

"یہ پیغام تیسرے پیغام کے ساتھ ایک اضافہ معلوم ہوتا تھا اور اس کے ساتھ یوں مل گیا تھا جیسے 1844 میں نصف شب کی صدا دوسرے فرشتے کے پیغام کے ساتھ مل گئی تھی۔ خدا کا جلال صابر، منتظر مقدسین پر ٹھہرا ہوا تھا،" —خدا کا جلال کن پر ٹھہرا ہوا تھا؟ صابر—کیا؟ منتظر۔ صابر، منتظر مقدسین۔ ٹھیک ہے؟ منتظر مقدسین؛ کیونکہ اب ہم تاریخ کے اُس مرحلے میں ہیں جہاں نبوت کہتی ہے، "مبارک ہے وہ جو انتظار کرے، اور 1335 تک پہنچے۔ اگرچہ رؤیا تاخیر کرے، تو بھی اُس کا انتظار کر۔" وہ لوگ جو روح القدس کے انڈیلے جانے کو حاصل کرنے والے ہیں، وہی منتظر مقدسین ہیں۔

"خدا کا جلال ان صابر، منتظر مقدسین پر ٹھہرا ہوا تھا، اور انہوں نے بے خوف ہو کر آخری سنجیدہ تنبیہ دی، بابل کے سقوط کا اعلان کرتے ہوئے، اور خدا کے لوگوں کو پکارا کہ وہ اُس میں سے نکل آئیں؛ تاکہ وہ اُس کے ہولناک انجام سے بچ سکیں۔" —یقیناً، یہ ہمارے ہی زمانہ و عہد سے متعلق ہے؛ لیکن ہمارے زمانہ و عہد کے منتظر مقدسین کی پیشگی تمثیل اُن منتظر مقدسین میں پائی جاتی ہے جنہیں ہم میلرائیٹ تاریخ میں دیکھ رہے ہیں۔

"جو روشنی منتظر رہنے والوں پر ڈالی گئی تھی، وہ ہر جگہ نفوذ کر گئی، اور کلیسیاؤں میں جن کے پاس کچھ بھی روشنی تھی، اور جنہوں نے تینوں پیغامات کو نہ سنا تھا اور نہ رد کیا تھا، انہوں نے اس پکار کا جواب دیا اور گری ہوئی کلیسیاؤں کو چھوڑ دیا۔" —یہی ہے: "اُس میں سے نکل آؤ، اے میرے لوگ!" یہ اُن لوگوں کے بارے میں ہے جو ہمارے زمانہ و عصر میں، جب ریاستہائے متحدہ میں اتوار کے قانون کا نفاذ ہو جائے گا، بابل کی کلیسیاؤں میں سے نکل آئیں گے۔ وہی گری ہوئی کلیسیائیں ہیں، یعنی بابل کی کلیسیائیں۔

"جب سے یہ پیغامات دیے گئے تھے، بہت سے لوگ ذمہ داری کی عمر کو پہنچ چکے تھے، اور اُن پر نور چمکا، اور انہیں زندگی یا موت کو اختیار کرنے کا امتیاز حاصل تھا۔" —اب وہ یہ کہہ رہی ہے کہ آج پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو 22 اکتوبر 1844 کے بعد سے سن ذمہ داری کو پہنچے ہیں؛ اور یہ بات درست ہے۔ آج پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے لوگ اُس وقت زندہ نہ تھے جب تیسرا فرشتے کا پیغام میلری تاریخ میں آیا۔ انہیں اُس رد کے لیے جواب دہ نہیں ٹھہرایا جاتا جو پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں نے اپنے زمانہ مدت میں کیا تھا، اور اگر آپ کبھی اس بات کا مطالعہ کریں کہ مسیح کی تاریخ کس طرح دنیا کے خاتمہ کی تمثیل پیش کرتی ہے، تو یہ ایک بنیادی نکتہ ہے جسے ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے؛ کیونکہ، فنی طور پر، نبوی اعتبار سے یروشلم کو 34ء میں تباہ ہو جانا چاہیے تھا۔

دانی ایل 8 اور دانی ایل 9 میں نشان زدہ 2300 برسوں میں سے یہودیوں کے لیے آزمائشی مہلت کے 490 برس الگ کیے گئے تھے۔ یہ 490 برس 34ء میں اسٹیفنس کے سنگسار کیے جانے پر ختم ہوئے۔ اس موقع پر، نبوتی اعتبار سے، یروشلم کو تباہ ہو جانا چاہیے تھا، لیکن وہ 70ء تک تباہ نہ ہوا۔ The Great Controversy میں سسٹر واٹھ اسی تاریخ کے بارے میں یہی بات کہتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ 34ء سے پہلے ایسے بچے اور دوسرے لوگ تھے جنہوں نے مسیح اور شاگردوں کا پیغام نہیں سنا تھا، اور خدا نے اپنی رحمت میں انہیں وقت دیا تاکہ یروشلم کی تباہی سے پہلے وہ اس پیغام کے روبرو ہوں۔ وہ، اور مسیح بھی، یروشلم کی تباہی کو دنیا کے خاتمہ کی تمثیل کے طور پر متعین کرتے ہیں۔

وہ تاریخ بعینہ اسی تاریخ کی پیشگی تمثیل ہے جس کے بارے میں وہ گفتگو کر رہی ہے۔ جب Sunday Law ریاستہائے متحدہ میں نافذ ہوگا اور یہ پیغام آخرکار گری ہوئی کلیسیاؤں تک پہنچے گا، تو خدا کے وہ فرزند جو اب Babylon میں ہیں، اُن کے کلیسیاؤں یا اُن کے آباء و اجداد نے انیسویں صدی میں جو رد کیا تھا، اُس کے لیے انہیں ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے گا۔

بہت سے لوگ اُس وقت کے بعد جواب دہی کی عمر کو پہنچ چکے تھے جب یہ پیغامات دیے گئے تھے، اور نور اُن پر چمکا، اور انہیں زندگی یا موت کے انتخاب کا امتیاز بخشا گیا۔ بعض نے زندگی کو اختیار کیا، اور اُن لوگوں کے ساتھ مل گئے جو اپنے خداوند کے منتظر تھے اور اُس کے تمام احکام کی

فرمانبرداری کرتے تھے۔ تیسرے پیغام کو اپنا کام انجام دینا تھا؛ سب کے سب اُس کے ذریعہ آزمائے جانے تھے، اور قیمتی لوگ مذہبی جماعتوں میں سے بلا لیے جانے تھے۔ ایک غالب قوت راست دلوں کو حرکت دیتی ہے، جبکہ خدا کی قدرت کا ظہور رشتہ داروں اور دوستوں کو خوف اور روک میں رکھتا ہے، اور وہ نہ تو جرأت کرتے ہیں، اور نہ اُن میں قدرت ہی ہوتی ہے، کہ اُن لوگوں کی راہ میں رکاوٹ ڈالیں جو اپنے اوپر خدا کے روح کے کام کو محسوس کرتے ہیں۔ آخری پکار غلاموں تک بھی پہنچائی جاتی ہے، اور اُن میں سے متقی لوگ، عاجزانہ اظہار کے ساتھ، اپنی مبارک رہائی کے امکان پر بے پایاں خوشی کے گیت انڈیل دیتے ہیں، اور اُن کے آقا انہیں روک نہیں سکتے؛ کیونکہ خوف اور حیرت انہیں خاموش رکھتی ہے۔ عظیم معجزے کیے جاتے ہیں، بیمار شفا پاتے ہیں، اور نشان اور عجائب ایمان لانے والوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ خدا اس کام میں ہے، اور ہر مقدس شخص، انجام کے خوف سے بے پروا ہو کر، اپنے ہی ضمیر کے یقینوں کی پیروی کرتا ہے، اور اُن لوگوں کے ساتھ متحد ہو جاتا ہے جو خدا کے تمام احکام کی فرمانبرداری کرتے ہیں؛ اور وہ تیسرے پیغام کو قدرت کے ساتھ ہر طرف پہنچاتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ تیسرا پیغام قدرت اور قوت کے ساتھ، جو نصف شب کی للکار سے کہیں بڑھ کر تھی، اختتام کو پہنچے گا۔

ان دو پیراگرافوں میں، یہ دوسری مرتبہ ہے کہ وہ دنیا کے اختتام پر اتوار کے قانون کے وقت ہماری تاریخ کا موازنہ نصف اللیل کی پکار کی تاریخ کے ساتھ کرتی ہے۔ پہلی مرتبہ وہ کہتی ہے کہ مکاشفہ 18 کا زور اور فرشتہ تیسرے فرشتہ کے ساتھ اسی طرح شامل ہوتا ہے جیسے نصف اللیل کی پکار دوسرے فرشتہ کے ساتھ شامل ہوئی تھی۔ اگرچہ وہ اتوار کے قانون کے بحران کی تاریخ پر گفتگو کر رہی ہے، تاہم وہ واضح طور پر دوسرے فرشتہ کی تاریخ کو بطور نقطہ حوالہ استعمال کر رہی ہے۔ یہ متوازی تاریخیں ہیں۔

خدا کے خادم، جو اعلیٰ سے قدرت سے ملبّس تھے، اپنے چہروں پر نور لیے ہوئے اور مقدس تخصیص کی تابانی سے درخشاں، اپنے کام کو انجام دیتے اور آسمان کی طرف سے آنے والا پیغام منادی کرتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ وہ جانبیں جو تمام مذہبی جماعتوں میں بکھری ہوئی تھیں، اس پکار کا جواب دینے لگیں، اور قیمتی لوگوں کو اُن مقدر ہلاکت کلیسیاؤں سے جلدی جلدی نکال لیا گیا، جس طرح لوط کو سدوم سے اُس کی ہلاکت سے پہلے عجلت کے ساتھ نکالا گیا تھا۔

جب بابل سے نکل آنے کی پکار کا معاملہ ہو—خواہ وہ دنیا کے اختتام پر ہو یا دوسرے فرشتے کے پیغام میں—تو لوط اس تاریخ اور سدوم کی ہلاکت کی ایک علامت ہے۔

اگر آپ دانی ایل 11 کو درست طور پر سمجھتے ہیں، تو آیت 41 میں شمال کا بادشاہ جلیل القدر ملک میں داخل ہوتا ہے اور بہت سے لوگ مغلوب کر دیے جاتے ہیں، لیکن ”یہ اُس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے، یعنی ادوم، موآب، اور بنی عمون کے سردار۔“ موآب اور عمون، لوط کی دو بیٹیوں کی اولاد ہیں۔ لوط کا خاندان اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو اتوار کے قانون کے بحران کے وقت پاپائیت کے ہاتھ سے بچ نکلتے ہیں۔

سسٹر وائٹ اس علامتیت کو استعمال کرتی ہیں۔ گرے ہوئے کلیساؤں کی نمائندگی لوط کے ذریعہ کی گئی ہے، اور قیمتی جانوں کو ہلاک ہونے والی کلیساؤں سے جلدی باہر نکالا گیا، جیسے لوط کو سدوم کی تباہی سے پہلے جلدی باہر نکالا گیا تھا۔ خدا کے لوگ اس جلال عالی کے وسیلہ سے، جو ان پر فراوانی کے ساتھ بڑی کثرت سے نازل ہوا، آراستہ کیے گئے اور مضبوط بنائے گئے، تاکہ وہ آزمائش کی گھڑی کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ ہر طرف سے بہت سی آوازیں سنائی دیں، جو کہہ رہی تھیں، ”یہ مقدسوں کا صبر ہے؛ یہ وہ ہیں جو خدا کے حکموں اور یسوع کے ایمان کو مانتے ہیں۔“

جب وہ دنیا کے خاتمہ کے وقت بابل سے نکل آنے کی پکار کے بارے میں بات کرتی ہے، تو وہ اس پکار کو بیان کرنے کے لیے ملیرائیٹ دور میں دوسرے فرشتے کے پیغام کی تاریخ کو استعمال کرتی ہے۔ دوسرے

فرشتے کا پیغام بابل سے نکل آنے کی ایک پکار ہے، اور یہ تاریخ اتوار کے قانون کے بحران کی تاریخ کی تمثیل ہے۔

اس تاریخ کو بیان کرنے کے لیے ایٹن وائٹ جن بائبل حوالوں میں سے ایک استعمال کرتی ہیں، وہ سدوم اور عمورہ کی کہانی ہے۔ ہم پیدائش 19:1-11 سے پڑھیں گے، جو لوط کی سرگزشت کا ایک حصہ ہے۔

اور شام کے وقت دو فرشتے سدوم میں آئے؛ اور لوط سدوم کے پھاٹک پر بیٹھا تھا۔ اور لوط نے انہیں دیکھ کر ان کے استقبال کے لیے اٹھا، اور زمین کی طرف منہ جھکا کر سجدہ کیا؛ اور اُس نے کہا، اے میرے آقاؤ، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے خادم کے گھر تشریف لائے، اور رات بھر ٹھہریے، اور اپنے پاؤں دھولیں، پھر صبح سویرے اُٹھ کر اپنی راہ لیجیے۔ انہوں نے کہا، نہیں؛ بلکہ ہم رات بھر سڑک ہی میں ٹھہریں گے۔ لیکن اُس نے اُن پر بہت اصرار کیا؛ پس وہ اُس کے ہاں مڑ گئے، اور اُس کے گھر میں داخل ہوئے؛ اور اُس نے اُن کے لیے ضیافت تیار کی، اور بے خمیری روٹی پکائی، اور انہوں نے کھایا۔ لیکن اُن کے لیٹنے سے پہلے، شہر کے لوگ، یعنی سدوم کے مرد، بوڑھے اور جوان، ہر طرف سے تمام لوگ، اُس گھر کو گھیر کر کھڑے ہو گئے؛ اور انہوں نے لوط کو پکار کر اُس سے کہا، وہ مرد کہاں ہیں جو آج رات تیرے پاس آئے ہیں؟ انہیں ہمارے پاس باہر نکال، تاکہ ہم انہیں جانیں۔ تب لوط اُن کے پاس دروازے پر باہر گیا، اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا، اور کہا، اے بھائیو، میں تم سے درخواست کرتا ہوں، ایسی بدی نہ کرو۔ دیکھو، میری دو بیٹیاں ہیں جنہوں نے مرد کو نہیں جانا؛ میں درخواست کرتا ہوں، انہیں تمہارے پاس باہر لے آؤں، اور تم اُن کے ساتھ جو تمہاری نظر میں اچھا ہو سو کرو؛ فقط ان مردوں کے ساتھ کچھ نہ کرنا، کیونکہ اسی لیے وہ میری چھت کے ساپہ میں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا، پیچھے ہٹ جا۔ پھر انہوں نے کہا، یہ ایک شخص پردیسی بن کر آیا، اور اب ضرور منصف بنے گا! اب ہم تیرے ساتھ اُن سے بھی بدتر سلوک کریں گے۔ اور انہوں نے اُس شخص یعنی لوط پر سخت زور ڈالا، اور دروازہ توڑنے کے لیے نزدیک آئے۔ لیکن اُن مردوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا، اور لوط کو اپنی طرف گھر کے اندر کھینچ لیا، اور دروازہ بند کر دیا۔ اور انہوں نے اُن لوگوں کو جو گھر کے دروازے پر تھے، چھوٹے سے بڑے تک، اندھے پن سے مارا؛ یہاں تک کہ وہ دروازہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے۔

تدریجی آزمائش اور تاخیر کا زمانہ

سسٹر وائٹ مسیح کے زمانہ میں اور میلرائٹس کے زمانہ میں ایک تدریجی آزمائشی عمل کا ذکر کرتی ہیں، جو ہمارے لیے ایک تدریجی آزمائشی عمل کی مثال پیش کرتا ہے۔ Early Writings، صفحہ 259 میں، وہ کہتی ہیں:

"جو لوگ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پیغام کو قبول نہ کرتے، وہ یسوع کی تعلیمات سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے، اور نہ ہی اوپر کے مقدس میں مسیح کی خدمتگزاری سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔" پھر وہ کہتی ہیں، "جنہوں نے پہلے فرشتہ کے پیغام کو قبول نہ کیا، وہ دوسرے فرشتہ کے پیغام سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے، اور نہ ہی وہ نصف شب کی پکار سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔"

ابتدائی تحریرات، 259، کے اُس اقتباس میں، جب مسیح کے زمانہ میں دروازہ بند ہو جاتا ہے، یہودی کامل تاریکی اور اندھے پن میں ہوتے ہیں۔

دوسرے فرشتے کی ملرائی تاریخ، لوط کی تاریخ ہے۔ دو فرشتے شہر میں آتے ہیں (جون 1842)، دوسرے فرشتے کا پیغام پہنچتا ہے، اور لوط انہیں رات بھر ٹھہرنے دیتا ہے (انتظار کا وقت)۔ ایک عدالت واقع ہوتی ہے، اور پھر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے (22 اکتوبر، 1844)۔

ہم اس کو یکجا کرنے سے پہلے بائبل کی ایک اور تاریخی مثال پر نظر ڈالیں گے جہاں ایک تاخیر کا وقت ملیرائیٹ تاریخ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

موسیٰ، مقدس، اور تاخیر کا وقت

اگلی سرگزشت یہ ہے کہ موسیٰ کو مقدس خیمہ گاہ کی تعمیر اور شریعت کے بارے میں ہدایات ملتی ہیں۔

ساتویں دن، جو سبت کا دن تھا، موسیٰ کو بادل کے اندر بلایا گیا۔ گھنا بادل تمام اسرائیل کی آنکھوں کے سامنے کھل گیا، اور خداوند کا جلال بھسم کر دینے والی آگ کی مانند ظاہر ہوا۔ "اور موسیٰ بادل کے بیچ میں داخل ہو گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا؛ اور موسیٰ چالیس دن اور چالیس رات پہاڑ پر رہا۔" Patriarchs and Prophets, 313, 314.

پہاڑ پر ٹھہرنے کے چالیس دنوں میں تیاری کے وہ چھ دن شامل نہ تھے۔

اس تاریخ کے دوران، موسیٰ نے ہیکل کی تعمیر کے بارے میں ہدایات حاصل کرنے میں 46 دن صرف کیے، جو 1798 سے 1844 تک کے ان 46 برسوں کے مماثل تھے جن میں خداوند نے میلری ہیکل کو برپا کیا، نیز یوحنا 2:20 میں مذکور بیرونیس کی طرف سے ہیکل کی ازسر نو تعمیر کے 46 برسوں کے، اور انسانی ہیکل کے 46 کروموسوموں کے بھی۔ ان چھ دنوں کے دوران، یسوع موسیٰ کے ساتھ تھا، اور دونوں نے من کھایا اور اس ندی سے پیا جو پہاڑ سے نیچے اترتی تھی۔ یسوع موسیٰ کے ساتھ بادل میں داخل نہ ہوا بلکہ باہر ہی رہا، روزانہ کھانا پیتا ہوا موسیٰ کی واپسی کا انتظار کرتا رہا، جبکہ موسیٰ چالیس دن کے دوران روزہ رکھے رہا۔

پہاڑ پر اپنے قیام کے دوران موسیٰ نے ایک مقدس مکان کی تعمیر کے لیے ہدایات حاصل کیں جس میں الہی حضوری خاص طور پر ظاہر ہونی تھی۔ "وہ میرے لیے ایک مقدس بنائیں؛ تاکہ میں ان کے درمیان سکونت کروں" (خروج 25:8)، خدا کا حکم تھا۔

یہ وہ مقام ہے جہاں ہم عدد 46 کو مقدس کی تعمیر کے ساتھ وابستہ پاتے ہیں۔

ہم خروج کی کتاب سے پڑھیں گے اور اس حکایت میں ایک تاخیر کے وقت پر غور کریں گے، کیونکہ یہ مسیح کے زمانہ، ملیریوں کے دور، اور دنیا کے خاتمہ پر واقع ہونے والے تاخیر کے وقت کی پیشگی علامت ہے۔ یہ تاخیر کا وقت ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جو نصف اللیل کی پکار کے اعلان اور دو قسم کے پرستاروں کے ظہور کے لیے ممکن بناتا ہے۔ تاخیر کے وقت کے بغیر، اس تاریخ کے وہ حرکیاتی عوامل موجود نہ ہوتے جو خداوند نصف اللیل کی پکار کے وقت پورا کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں دیکھنا چاہیے کہ یہ تاخیر کا وقت کس چیز کی نمائندگی کرتا ہے۔

اور اُس نے موسیٰ سے کہا، تُو اور ہارون، نداب، ابیہو، اور اسرائیل کے بزرگوں میں سے ستر آدمی خداوند کے حضور اوپر آؤ؛ اور دور ہی سے سجدہ کرو۔۔۔ اور موسیٰ نے خون کا آدھا حصہ لے کر لگنوں میں رکھا، اور آدھا خون مذبح پر چھڑکا۔ پھر اُس نے عہد کی کتاب لی اور لوگوں کو پڑھ کر سنائی؛ اور انہوں نے کہا، جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کریں گے اور فرمانبردار رہیں گے۔ اور موسیٰ نے خون لے کر لوگوں پر چھڑکا اور کہا، دیکھو، یہ اُس عہد کا خون ہے جو خداوند نے ان سب باتوں کے بارے میں تمہارے ساتھ باندھا ہے۔ خروج 24:1، 6-8.

یہ 46 روزہ مدت، یہ ٹھہرنے کا وقت، وہ زمانہ ہے جب خداوند ایک قوم کے ساتھ عہد میں داخل ہو رہا ہے۔

کیا خداوند نے اس تاریخ میں میلرائیٹس کے ساتھ عہد باندھا؟ جی ہاں۔

کیا اُس نے مسیح کے زمانے میں پنتیکُست کے موقع پر مسیحی کلیسیا کے ساتھ عہد باندھا؟ ہاں۔

پس، یہ تاخیر کا زمانہ اُن نمایاں نشانات میں سے ایک ہے جو خداوند کے کسی قوم کے ساتھ عہد میں داخل ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا، میرے پاس پہاڑ پر چڑھ آ اور وہاں ٹھہر؛ اور میں تجھے پتھر کی تختیاں، اور شریعت، اور وہ احکام دوں گا جو میں نے لکھے ہیں، تاکہ تو انہیں تعلیم دے۔ اور موسیٰ اٹھا، اور اس کا خادم یشوع بھی؛ اور موسیٰ خدا کے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور اُس نے بزرگوں سے کہا، ہمارے لیے یہیں ٹھہرے رہو، جب تک ہم پھر تمہارے پاس نہ آجائیں؛ اور دیکھو، ہارون اور حور تمہارے ساتھ ہیں؛ اگر کسی شخص کو کوئی معاملہ پیش ہو تو وہ اُن کے پاس آئے۔ اور موسیٰ پہاڑ پر چڑھ گیا، اور ایک بادل نے پہاڑ کو ڈھانپ لیا۔ اور خداوند کا جلال کوہ سینا پر ٹھہرا، اور بادل نے اسے چھ دن تک ڈھانپ رکھا؛ اور ساتویں دن اُس نے بادل کے بیچ میں سے موسیٰ کو پکارا۔ اور بنی اسرائیل کی نظر میں خداوند کے جلال کا منظر پہاڑ کی چوٹی پر بھسم کر دینے والی آگ کی مانند تھا۔ اور موسیٰ بادل کے بیچ میں داخل ہو کر پہاڑ پر چڑھ گیا؛ اور موسیٰ چالیس دن اور چالیس راتیں پہاڑ پر رہا۔ خروج 12:24-18۔

موسیٰ کی سرگزشت میں ہم ایک توقف کا زمانہ دیکھتے ہیں۔ اس مدت کے دوران، دو تختیاں عہد کی علامت ہیں، اور خداوند عہد میں داخل ہو رہا ہے اور موسیٰ کو پیکل کی تعمیر کے بارے میں ہدایات دے رہا ہے۔

1798 سے 1844 تک، اُن 46 برسوں کے دوران، خداوند میلراٹھ پیکل کو برپا کر رہا تھا تاکہ وہ جدید اسرائیل کے ساتھ عہد میں داخل ہو سکے۔

جس مدت کے بارے میں ہم نے ابھی موسیٰ اور ستر بزرگوں کے ٹھہرنے کے زمانے کے ساتھ پڑھا، وہ بائبل تاریخ میں پینتیکوست کہلاتی ہے—فسح کے پچاس دن بعد۔ خداوند نے اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ پینتیکوست کو ہمیشہ کے لیے یادگار کے طور پر منائیں۔ نئے عہد نامے میں پینتیکوست ابتدائی مسیحی کلیسیا کی توجہ کا مرکز ہے، جو بعینہ اسی تاریخ کی یاد مناتی ہے۔ ہمیں یہی اجزاء مسیح کے زمانے کے پینتیکوست میں، میلیرائٹس کی تاریخ میں، اور یہ اجزاء دنیا کے آخر میں بھی دہرائے جائیں گے۔

نئے عہد نامہ میں پینتیکوست اور انتظار کا زمانہ

آئیے ایماؤس کی راہ کے واقعہ کے دوران، لوقا 24:44 کی روشنی میں، پینتیکوست پر نظر کریں۔

اس سے پہلے لوقا میں، یسوع کے ساتھ چلنے والے دو شاگرد اُس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اُن کے ساتھ ٹھہرے۔ بائبل میں لفظ "ٹھہرنا" استعمال ہوا ہے۔ وہاں ایک ٹھہرنے کا وقت مذکور ہے، لیکن ہم اسی سرگزشت میں ایک دوسرے ٹھہرنے کے وقت کو نشان زد کرنا چاہتے ہیں۔

اور اُس نے [یسوع نے] اُن سے کہا، یہ وہی باتیں ہیں جو میں نے اُس وقت تم سے کہیں، جب ابھی تمہارے ساتھ تھا، کہ جو کچھ میرے بارے میں موسیٰ کی شریعت، اور نبیوں، اور زبور میں لکھا ہے، اُس سب کا پورا ہونا ضرور ہے۔ تب اُس نے اُن کی سمجھ کھول دی تاکہ وہ صحیفوں کو سمجھیں۔ اور اُن سے کہا، یوں لکھا ہے، اور یوں لازم تھا کہ مسیح دکھ اُٹھائے، اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھے؛ اور یہ کہ اُس کے نام سے توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی یروشلم سے شروع کرے سب قوموں میں کی جائے۔ اور تم ان باتوں کے گواہ ہو۔ اور دیکھو، میں اپنے باپ کے وعدہ کو تم پر بھیجتا ہوں؛ لیکن تم یروشلم کے شہر میں ٹھہرے رہو، جب تک عالم بالا سے قدرت پہن نہ لو۔

ٹھہرنے کے وقت کی نشاندہی یروشلم میں قدرت کے لیے ٹھہرے رہنے کے حکم سے ہوتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں میلیرائٹوں کے لیے پیغام کو قوت بخشنے کا عمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔

ٹھہرنے کا مطلب انتظار کرنا ہے۔ "مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے۔" کس چیز کا؟ قوت بخشنے کے لیے۔ آپ آدھی رات کی پکار کی تقویت کو درست طور پر نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ آپ توقف کے اُس زمانہ کو نہ سمجھیں، جہاں انہیں حکم دیا گیا ہے کہ اُس قدرت کے لیے انتظار کریں۔ یہ اس کہانی کا ایک حصہ ہے۔ تاکہ آپ کے پیچھے قائم کی گئی روشنی مسلسل چمکتی رہے، ضروری ہے کہ آپ پوری تاریخ کو سمجھیں۔

ممکن ہے کہ آپ ابھی تک نہ دیکھ رہے ہوں کہ یہ کس سمت جا رہا ہے، لیکن کل یہ واضح ہو جائے گا۔

تین پیشین گوئیاں اور توقف کا زمانہ

تین پیشین گوئیوں نے میلریوں کو ایک ایسی غلط فہمی تک پہنچایا جس کے باعث توقف کا زمانہ اور پہلی مایوسی واقع ہوئی۔ یہ پیشین گوئیاں وہی تین ہیں جن کے بارے میں ولیم میلر نے کہا تھا کہ انہی سے اسے ابتدا عطا ہوئی تھی: 1335، 2520، اور 2300 دن۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ تاخیر کا زمانہ نصف اللیل کی پکار کا ایک معین جزو ہے، تو آپ کو یہ پوچھنا چاہیے کہ تاخیر کے زمانے کو کس چیز نے پیدا کیا۔ وہ یہی تین زمانی نبوتیں تھیں: 1335، 2520، اور 2300۔

اگر آپ 2520 اور 1335 کی نبوت کو رد کرتے ہیں، تو آپ نصف اللیل کے پکار کا انکار کرتے ہیں اور نیچے شریب دنیا کی جانب جاتی ہوئی راہ سے گر پڑتے ہیں۔

ہم ان سب باتوں کے ساتھ اسی سمت جا رہے ہیں۔

وہ اس لیے ٹھہرے رہتے ہیں کہ انہیں عالم بالا سے قدرت کے انتظار میں رہنا ہے، اور ملیری تاریخ میں وہ قدرت نصف اللیل کی پکار تھی۔

لیکن تم شہر یروشلم میں ٹھہرے رہو، جب تک کہ اوپر سے تم قوت سے ملبس نہ ہو جاؤ۔ اور وہ انہیں باہر بیت عنیاہ تک لے گیا، اور اُس نے اپنے ہاتھ اٹھا کر انہیں برکت دی۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا، تو وہ اُن سے جدا ہو گیا، اور آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ اور انہوں نے اُس کو سجدہ کیا، اور بڑی خوشی کے ساتھ یروشلم کو واپس گئے۔ لوقا 24:44-52۔

بیت عنیا یروشلم کا ایک مضافاتی علاقہ ہے، جو شہر سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یسوع کے زمانے میں یہ ایک قابل ذکر فاصلہ تھا، کیونکہ لوگ ہر جگہ پیدل ہی جاتے تھے۔

بیت عنیا کے معنی ہیں "غریبوں کا گھر۔"

یسوع کی پسندیدہ ترین جگہ بیت عنیا تھی، جہاں لعزر، مریم، اور مرتھا رہتے تھے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ظفرمندانہ داخلہ ہی وہ تاریخی واقعہ ہے جسے سسٹر وائٹ نیم شب کی للکار کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

یروشلم میں ظفرمندانہ داخلے سے پہلے، یسوع بیت عنیا میں ٹھہرا، جو غریبوں کا گھر ہے۔ جس طرح نصف شب کی پکار سے پہلے ایک ٹھہرنے کا وقت ہوتا ہے، اسی طرح ظفرمندانہ داخلے سے پہلے بھی ایک ٹھہرنے کا وقت ہوتا ہے۔ یہ متوازی تاریخیں ہیں، لیکن ہم اب بھی لوقا 24:44-52 سے بحث کر رہے ہیں اور یروشلم میں انتظار اور ٹھہرنے کی حالت میں ہیں۔

ابتدائی تحریرات، صفحہ 247 میں، میلیراٹ تاریخ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے، سسٹر وائٹ فرماتی ہیں:

مایوس ہونے والوں نے کلام مقدس سے دیکھا کہ وہ تاخیر کے وقت میں ہیں، اور یہ کہ لازم ہے کہ وہ صبر کے ساتھ رویا کی تکمیل کا انتظار کریں۔ وہی دلائل جنہوں نے انہیں 1843 میں اپنے خداوند کی راہ دیکھنے پر آمادہ کیا تھا، انہی کی بنا پر وہ 1844 میں بھی اُس کی آمد کے منتظر تھے۔

نصف شب کی پکار کے وقت، ملیریوں پر کلام مقدس کی سمجھ کھول دی گئی تھی۔

”مایوس ہونے والوں“ نے پہلی مایوسی کے بعد کلام مقدس سے یہ دیکھا کہ وہ تاخیر کے زمانہ میں تھے، اور وہی ثبوت جس نے انہیں خداوند کی آمد کو 1843 میں پیش گوئی کرنے پر آمادہ کیا تھا، اب 1844 کو ثابت کرتا تھا۔

خداوند نے اُن کے لیے کیا کیا تھا؟ اُس نے اُن کی سمجھ کو کھول دیا۔ یہ شاگردوں کی تاریخ کے متوازی ایک تاریخ ہے۔

یعقوب کے ٹھہراؤ کا زمانہ اور عہد

یعقوب کی سرگزشت میں ایک توقف کا زمانہ ہے۔ یہ توقف کا زمانہ بہت سی نبوتی سچائیوں کو منور کرتا ہے، اگرچہ ہم ان میں سے صرف بعض ہی کو مختصراً بیان کریں گے۔

پیدائش 28، آیت 10 سے آغاز کرتے ہوئے، یہ ظاہر کرتی ہے کہ یعقوب کی سرگزشت دنیا کے خاتمہ کو پیشگی طور پر مجسم کرتی ہے۔ یعقوب کے بیٹے دنیا کے خاتمہ کے وقت کے 144,000 کی نمائندگی کرتے ہیں۔

یعقوب کے بیٹے چار عورتوں سے ہوئے تھے—دو بیویوں، راحیل اور لیاہ، اور دو لونڈیوں سے۔ اُسے اپنی بیویوں کے لیے خدمت کرنا پڑی: لیاہ کے لیے 2520 دن اور راحیل کے لیے 2520 دن۔ یعقوب کی کہانی میں ہم دونوں 2520 دیکھتے ہیں، جو شمالی اور جنوبی مملکتوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

یعقوب میٹری تاریخ اور 144,000 کی ایک علامت ہے۔ اُس کی سرگزشت کو دنیا کے اختتام پر ہمارے لیے روشنی فراہم کرنی چاہیے۔

اور یعقوب بیرسبع سے روانہ ہوا اور حاران کی طرف چلا۔ اور وہ ایک جگہ جا پہنچا اور وہاں ساری رات ٹہرا، کیونکہ سورج غروب ہو چکا تھا؛ اور اُس نے اُس جگہ کے پتھروں میں سے لے کر انہیں اپنے سرہانے رکھا، اور اُسی جگہ سونے کے لیے لیٹ گیا۔ اور اُس نے خواب دیکھا، اور دیکھو، ایک سیڑھی زمینی پر قائم ہے اور اُس کی چوٹی آسمان تک پہنچتی ہے؛ اور دیکھو، خدا کے فرشتے اُس پر چڑھتے اور اُترتے ہیں۔ اور دیکھو، خداوند اُس کے اوپر کھڑا تھا، اور فرمایا، میں خداوند تیرے باپ ابرہام کا خدا، اور اِضحاق کا خدا ہوں؛ یہ زمین جس پر تو لیٹا ہے، میں تجھے اور تیری نسل کو دوں گا۔ اور تیری نسل زمین کی خاک کی مانند ہوگی، اور تو مغرب اور مشرق اور شمال اور جنوب کی طرف پھیل جائے گا؛ اور تجھ میں اور تیری نسل میں زمین کے سب گھرانے برکت پائیں گے۔ اور دیکھ، میں تیرے ساتھ ہوں، اور جہاں کہیں تو جائے گا میں تیری حفاظت کروں گا، اور تجھے پھر اِس سرزمین میں واپس لاؤں گا؛ کیونکہ جب تک میں وہ سب کچھ پورا نہ کر لوں جس کا میں نے تجھ سے کہا ہے، میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ پیدائش 15-28:10۔

خداوند یعقوب کے ساتھ عہد میں داخل ہو رہا ہے۔ جب خداوند موسیٰ اور اسرائیل کے ساتھ عہد میں داخل ہوتا ہے، تو ایک توقف کا زمانہ ہوتا ہے؛ جب وہ یعقوب کے ساتھ عہد میں داخل ہوتا ہے، تو ایک توقف کا زمانہ ہوتا ہے؛ جب وہ ملرائیٹ تاریخ میں جدید اسرائیل کے ساتھ عہد میں داخل ہوتا ہے، تو ایک توقف کا زمانہ ہوتا ہے؛ اور جب وہ پینتیکست کے موقع پر مسیحی کلیسیا کے ساتھ عہد میں داخل ہوتا ہے، تو ایک توقف کا زمانہ ہوتا ہے۔

اس حکایت میں، تاخیر کے زمانہ کے دوران، خداوند اپنے لوگوں کی سمجھ کو اپنے کلام کے لیے کھولتا ہے، جس کی علامت وہ سیڑھی ہے جس پر فرشتے اوپر چڑھتے اور نیچے اترتے ہیں—یہ خدا اور انسان کے درمیان رابطہ کی ایک علامت ہے۔

اور یعقوب اپنی نیند سے بیدار ہوا، اور اُس نے کہا، یقیناً خداوند اس جگہ میں ہے، اور مجھے اس کا علم نہ تھا۔ اور وہ ڈر گیا، اور کہنے لگا، یہ جگہ کیسی بیبت ناک ہے! یہ اور کچھ نہیں بلکہ خدا کا گھر ہے، اور یہی آسمان کا دروازہ ہے۔ پیدایش 17-28:16۔

آدھی رات کی پکار کے وقت، میلرائٹ کنواریاں بیدار ہو رہی ہیں اور خدا کا گھر بن رہی ہیں۔ وہ اُن کے ساتھ عہد میں داخل ہو رہے اور انہیں جدید اسرائیل بنا رہا ہے۔

اور یعقوب صبح سویرے اٹھا، اور اس پتھر کو، جسے اُس نے اپنے سرہانے رکھا تھا، لے کر ستون کے طور پر کھڑا کیا، اور اُس کے سرے پر تیل انڈیلا۔ اور اُس نے اس جگہ کا نام بیت ایل رکھا؛ لیکن پہلے اُس شہر کا نام لوز تھا۔ پیدایش 19-28:18۔

"لوز" بدل دی جاتی ہے۔ 1798 میں میلرائٹس خدا کے لوگ نہ تھے۔ میلرائٹس کی تاریخ اُس بات کی تاریخ ہے کہ وہ کس طرح اُن کے ساتھ عہد میں داخل ہوتے اور انہیں اپنا لوگ بناتا ہے، انہیں "لوز" سے "بیت ایل" میں بدلتے ہوئے۔

اور یعقوب نے نذر مانی اور کہا، اگر خدا میرے ساتھ رہے، اور اس راستہ میں جس پر میں جاتا ہوں میری حفاظت کرے، اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا دے، یہاں تک کہ میں اپنے باپ کے گھر سلامتی کے ساتھ واپس آؤں؛ تو خداوند میرا خدا ہوگا؛ اور یہ پتھر، جسے میں نے ستون کے طور پر قائم کیا ہے، خدا کا گھر ہوگا؛ اور جو کچھ تو مجھے دے گا، اس سب کا دسواں حصہ میں ضرور تجھے دوں گا۔ پیدایش 22-28:20۔

یعقوب کی نذر عہد میں داخل ہونا ہے۔ وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اُسے راہ میں—قدیم راہوں میں—قائم رکھے، اور اُسے کھانے کے لیے روٹی عطا کرے۔ ملیرائٹس کو اپنی ہی روٹی کھانی ہے اور پروٹسٹنٹ حماقت کی طرف واپس نہیں لوٹتا۔

اگر ہم اُس روٹی کو کھاتے رہیں جو خدا ہمیں دیتا ہے، تو وہ ہمارے ساتھ اپنے عہد کو برقرار رکھے گا۔ یعقوب کی نذر میں روٹی اور لباس 1843 کے چارٹ پر موجود سچائیوں کی علامت ہیں، جنہیں ایلن وائٹ صخرہ دہور—قدیم راستے اور روٹی—قرار دیتی ہیں۔

"وہ سیڑھی جو یعقوب نے رات کے رویا میں دیکھی، جس کی بنیاد زمین پر رکھی ہوئی تھی اور جس کا سب سے اوپر والا زینہ بلند ترین آسمانوں تک پہنچتا تھا؛ خود خدا اس سیڑھی کے اوپر تھا، اور اُس کا جلال ہر زینے پر چمک رہا تھا؛ فرشتے اس درخشاں روشن سیڑھی پر چڑھتے اور اترتے تھے، اس بات کی علامت ہے کہ اس دنیا اور آسمانی مقامات کے درمیان دائمی رابطہ قائم رکھا جاتا ہے۔ خدا اپنی مرضی کو آسمانی فرشتوں کی وساطت سے، جو انسانیت کے ساتھ مسلسل باہمی تعلق میں ہیں، پورا کرتا ہے۔ یہ سیڑھی اس زمین کے باشندوں کے ساتھ رابطے کے ایک براہ راست اور اہم وسیلے کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سیڑھی یعقوب پر دنیا کے فدیہ دہندہ کو ظاہر کرتی تھی، جو زمین اور آسمان کو باہم ملاتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے حق کے ثبوت اور نور کو دیکھا ہے اور حق کو قبول کرتا ہے، اور یسوع مسیح پر اپنے ایمان کا اقرار کرتا ہے، لفظ کے اعلیٰ ترین مفہوم میں ایک مبلغ ہے۔ وہ آسمانی خزانوں کا حاصل کرنے والا ہے، اور یہ اُس کا فرض ہے کہ انہیں دوسروں تک پہنچائے، اور جو کچھ اُس نے پایا ہے اُسے پھیلانے۔" Fundamentals of Christian Education, 270۔

جب وہ انتظار کے وقت میں اُن کی سمجھ کو کھولتا ہے، تو وہ یہ کام فرشتوں کو سیڑھی پر اوپر اور نیچے بھیج کر کرتا ہے۔

اگر آپ نے حق کو قبول کیا ہے، تو آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اسے دوسروں تک پہنچائیں۔ اگر آپ اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہیں، تو آپ خود سیڑھی بن جاتے ہیں—یعنی ابلاغ کا وسیلہ۔ ہمیں اسی وسیلے ہونے کے لیے بلایا گیا ہے۔

"سیڑھی مسیح کی نمائندگی کرتی تھی؛ وہ آسمان اور زمین کے درمیان رابطے کا وسیلہ ہے، اور فرشتے گری ہوئی نسل کے ساتھ مسلسل آمد و رفت اور تعلق میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ تِنّی ایل سے مسیح کے الفاظ سیڑھی کی تمثیل کے مطابق تھے، جب اُس نے فرمایا، 'میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں، اُنندہ تم آسمان کو کھلا پوا، اور خدا کے فرشتوں کو ابن آدم پر چڑھتے اور اترتے دیکھو گے۔' یہاں مخلص اعظم اپنے آپ کو اُس پر اسرار سیڑھی کے طور پر ظاہر کرتا ہے، جو آسمان اور زمین کے درمیان رابطہ ممکن بناتی ہے۔" ریویو اینڈ ہیرلڈ، 11 نومبر، 1890۔

یعقوب کے لیے ایک توقف کا وقت ہے؛ وہ ٹھہرتا ہے اور سیڑھی کا خواب دیکھتا ہے، جو اس بات کی نمائندگی کرتی ہے کہ توقف کے زمانے میں خداوند اپنے کلام کی سمجھ اپنی قوم پر کھولتا ہے۔ اس تاریخ میں خداوند اپنی قوم کے ساتھ عہد میں داخل ہو رہا ہے، اُنہیں لوز سے لے کر بیت ایل بنا رہا ہے—خدا کا گھر۔

مسیح، جو اُس سیڑھی کے ذریعے ظاہر کیے گئے ہیں جس پر فرشتے چڑھتے اور اُترتے ہیں، مواصلت کا وہی وسیلہ زکریاہ میں بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ سسٹر وائٹ نے اس پر 20، Review and Herald، جولائی 1897 میں تبصرہ کیا ہے، اگرچہ انہوں نے ایک مختلف علامت استعمال کی ہے۔

"پوری زمین کے خداوند کے پاس کھڑے مسح شدہ لوگ، وہی مقام رکھتے ہیں جو کبھی شیطان کو سایہ افگن کر رہی کے طور پر دیا گیا تھا۔ اُس کے تخت کے گرداگرد موجود مقدس ہستیوں کے ذریعے۔"

"مقدس ہستیاں" کیا ہیں؟ فرشتے۔ "اپنے تخت کے گرد موجود مقدس ہستیوں کے وسیلے سے، خداوند زمین کے باشندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ قائم رکھتا ہے۔" یہی سیڑھی ہے۔ البتہ، یہاں سسٹر وائٹ سیڑھی کو علامت کے طور پر استعمال نہیں کریں گی۔

سنہرا تیل اُس فضل کی نمائندگی کرتا ہے جس کے ذریعے خدا ایمان والوں کے چراغوں کو مہیا رکھتا ہے، تاکہ وہ نہ ٹٹمائیں اور نہ بجھ جائیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ یہ مقدس تیل خدا کے روح کے پیغامات میں آسمان سے اُنڈیلا جاتا ہے، تو بدی کی قوتوں کو انسانوں پر کامل اختیار حاصل ہو جاتا۔

جب ہم اُن پیغامات کو قبول نہیں کرتے جو خدا ہمیں بھیجتا ہے، تو خدا کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اس طرح ہم اس سنہری تیل کو رد کرتے ہیں جسے وہ ہماری جانوں میں اُنڈیلنا چاہتا ہے تاکہ وہ اُن لوگوں تک پہنچایا جائے جو تاریکی میں ہیں۔ جب پکار سنائی دیتی ہے، "دیکھو، دولہا آتا ہے؛ اُس سے ملنے کے لیے نکلو،" تو وہ لوگ جنہوں نے مقدس تیل حاصل نہیں کیا، جنہوں نے اپنے دلوں میں مسیح کے فضل کو عزیز نہیں رکھا، نادان کنواریوں کی مانند یہ پائیں گے کہ وہ اپنے خداوند سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اُن میں خود اپنے اندر یہ قدرت نہیں کہ وہ تیل حاصل کر سکیں، اور اُن کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر خدا کے روح القدس کو مانگا جائے، اگر ہم موسیٰ کی مانند یہ التجا کریں، "مجھے اپنا جلال دکھا،" تو خدا کی محبت ہمارے دلوں میں اُنڈیل دی جائے گی۔ سنہری نالیوں کے ذریعے وہ سنہری تیل ہمیں پہنچایا جائے گا۔ "نہ زور سے، نہ طاقت سے، بلکہ میری روح سے، رب الافواج فرماتا ہے۔" راستبازی کے آفتاب کی درخشاں شعاعوں کو قبول کرنے کے ذریعے خدا کے فرزند دنیا میں چراغوں کی مانند چمکتے ہیں۔ Review and Herald, July 20, 1897.

یعقوب کی سرگزشت میں ہمیں ملیرائٹ تاریخ کی سرگزشت ملتی ہے۔ وہاں ایک توقف کا زمانہ ہے، اور وہ سیڑھی کو دیکھتا ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان رابطے کی نمائندگی کرتی ہے۔

زکریاہ ہمیں دو سنہری نالیوں کے بارے میں بتاتا ہے۔ ایک سیڑھی کی دو بنیادی پٹریاں ہوتی ہیں، لیکن زکریاہ انہیں دو سنہری نالیاں کہتا ہے۔

ہمیں اُن پیغامات کو قبول کرنا ہے جو آسمان کی سیڑھی سے نیچے اُترتے ہیں اور انہیں دوسروں تک پہنچانا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں، تو ہم خود اس سیڑھی کا حصہ بن جاتے ہیں، یعنی اِلباغ کے اس عمل کا حصہ۔

بہن وائٹ اس کو دس کنواریوں کی تمثیل کے ساتھ مربوط کرتی ہیں۔

ملیری تاریخ میں، وہ دس کنواریوں کی تمثیل کو پورا کر رہے تھے۔ یعقوب کی تاخیر کا وقت متی 25 اور حبقوق 2 کی تاخیر کا وقت ہے: "اگرچہ رویا تاخیر کرے، تو بھی اُس کا انتظار کر۔"

یعقوب اور زکریاہ کی سرگزشت ایک ہی طرح کے تاخیر کے زمانوں پر مشتمل ہے۔

تأخیر کا زمانہ، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، اس بات کی علامت ہے کہ خداوند اپنے پیروکاروں کی خدا کے کلام کی سمجھ میں اضافہ کرنے والا ہے۔ اگر تم اُس مقدس تیل کو حاصل نہ کرو تو تم ایک احمق کنواری ہو۔

جب تم اس تاریخ تک پہنچو، جب دروازہ بند ہو جائے اور تم ایک نادان کنواری ہو، سسٹر وائٹ کہتی ہیں، "وہ نہایت غم انگیز الفاظ جو کبھی سنے گئے، 'میں تمہیں نہیں جانتا تھا۔'"

آپ تاخیر کے زمانہ کو نصف اللیل کی صدا سے جدا نہیں کر سکتے۔ تاخیر کا زمانہ رُوح القدس کے انڈیلے جانے کو پیدا کرتا ہے، جو نصف اللیل کی صدا کے وقت خدا کے لوگوں کی فہم کو کلام کے لیے کھولتا ہے، اور وہ تیل مہیا کرتا ہے جو دانشمند کنواریوں کو نادان کنواریوں سے ممتاز کرتا ہے۔

توقف کے وقت اور مسیح کا تاج افروز معجزہ

ایک توقف کا وقت ہے جب مسیح نے اپنا تاجدار فعل سرانجام دیا—لعزر کو زندہ کیا۔

یسوع نے یہ پیغام پایا: "لعزر بیمار ہے۔ آؤ، اُس کی خبرگیری کرو۔" لیکن یسوع فوراً نہ گئے۔

بہن وائٹ کہتی ہیں کہ شاگرد اس بات پر ٹھوکر کھا گئے۔ وہ حیران تھے کہ وہ اپنے دوست کی مدد کرنے، یا مسیحا کے طور پر اپنی قدرت ثابت کرنے کیوں نہیں جا رہا تھا۔ مگر وہ ٹھہرا رہا۔

"لعزر کے پاس آنے میں تاخیر کرتے ہوئے، مسیح کا اُن لوگوں کے لیے رحمت کا ایک مقصد تھا جنہوں نے اُسے قبول نہ کیا تھا۔ وہ ٹھہرے رہے، تاکہ لعزر کو مردوں میں سے زندہ کر کے اپنی ضدی اورے ایمان قوم کو ایک اور ثبوت دیں کہ وہ واقعی 'قیامت اور زندگی' ہے۔ وہ لوگوں سے، یعنی اسرائیل کے گھرانے کی اُن غریب، آوارہ پھرتی بھیڑوں سے، اپنی تمام امید ترک کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ اُن کے عدم توبہ کے باعث اُن کا دل ٹوٹا جاتا تھا۔ اپنی رحمت میں اُنہوں نے ارادہ کیا کہ انہیں ایک اور ثبوت دیں کہ وہ بحال کرنے والا ہے، وہی ایک ہستی جو زندگی اور بقاے جاودانی کو ظاہر کر سکتی تھی۔ یہ ایسا ثبوت ہونا تھا جس کی غلط تعبیر کاہن نہ کر سکتے۔ بیت عنیا جانے میں اُن کی تاخیر کی یہی وجہ تھی۔" The Desire of Ages, 529

وہ ٹھہرا تاکہ انہیں ایک اور ثبوت دے کہ اُس کے پاس مُردوں کو زندگی بخشنے کی قدرت ہے۔

لازرس کو زندہ کرنا، جو یہ تاج پوش معجزہ تھا، اُس کے کام اور اُس کے دعوائے الوہیت پر خدا کی مہر ثبت کر گیا۔

نصف شب کے پکار کے وقت، خداوند دانا کنواریوں کو اُٹھا رہا ہے۔ یہ مہر لگائے جانے کے عمل کی ایک تمثیل ہے۔ ملری پیروکاروں پر مہر لگائی جا رہی تھی، اور یوں وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگائے جانے کی تمثیل فراہم کر رہے تھے۔

لعزر کے واقعہ کا سبق یہ ہے کہ مسیح کسی ایسے شخص کو جو قصوروں اور گناہوں میں مُردہ ہو، زندہ کر سکتا ہے۔

لعزر کے واقعہ میں مسیح موت کو نیند قرار دیتا ہے۔

وہ سب سو رہے ہیں۔ وہ تاخیر کر رہا ہے۔ وہ لعزر کو زندہ کرے گا، انہیں حیات بخشے گا اور ان پر اپنی مہر ثبت کرے گا۔ یہ اُس کا سرفراز کرنے والا معجزہ ہے۔

ہماری تاریخ میں، جب وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگاتا ہے، تو وہ انہیں ایک جھنڈے کے طور پر بلند کرتا ہے۔

زکریا کہتا ہے کہ وہ عَم تاج میں جواہرات کی مانند ہے۔ یہ اُس کا تاج پہنانے والا عمل ہے۔

میلرائٹ تاریخ میں حق کی بارش اور اُس کے منکشف ہونے کے ساتھ، تاخیر کا زمانہ اُس وقت کی نشاندہی کرتا ہے جب خداوند حق کو کھولتا ہے۔ وہ سیڑھی، جس پر فرشتے اوپر چڑھتے اور نیچے اترتے ہیں، وہی مقام ہے جہاں مہر کرنے کا عمل انجام پاتا ہے۔

فتح ظفرمندانہ اور نصف اللیل کی صدا

اب ہم فتح منداناہ ورود پر نظر کرتے ہیں۔ غور کریں کہ سسٹر وائٹ نے فتح منداناہ ورود کو کس چیز کے ساتھ تشبیہ دی ہے، روح نبوت، جلد 4، صفحہ 250۔

"نصف شب کی پکار اتنی زیادہ دلائل کے ذریعے نہیں پھیلانی گئی، اگرچہ کلام مقدس سے اس کا ثبوت واضح اور قطعی تھا۔ اس کے ساتھ ایک محرک قدرت تھی جو جان کو جنبش دیتی تھی۔ نہ کوئی شک تھا، نہ کوئی سوال۔ مسیح کے یروشلیم میں فاتحانہ داخلے کے موقع پر، وہ لوگ جو عید منانے کے لیے ملک کے ہر حصے سے جمع ہوئے تھے، کوہ زیتون پر امڈ آئے، اور جب وہ اُس ہجوم میں شامل ہوئے جو یسوع کی معیت میں چل رہا تھا، تو انہوں نے اس ساعت کے الہام کو پا لیا اور اس نعرے کو بلند تر کرنے میں مدد دی، 'مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے!' [21:9] 21:9] اسی طرح وہ بے ایمان بھی جو ایڈونٹسٹ اجتماعات میں امڈ آتے تھے—بعض تجسس سے، بعض محض تمسخر کے لیے—اس پیغام کے ساتھ رہنے والی قائل کرنے والی قدرت کو محسوس کرتے تھے، 'دیکھو، دولہا آتا ہے!'"

ظفرمندانہ ورود نصف شب کی پکار کی نمائندگی کرتا ہے۔

آئیے پڑھیں کہ سسٹر وائٹ فتح مند داخلے کے بارے میں 21 The Youth's Instructor، فروری 1901 میں کیا فرماتی ہیں۔

یروشلم میں مسیح کے داخل ہونے کا وقت سال کا نہایت دلکش موسم تھا۔ کوہ زیتون سبزہ سے ڈھکا ہوا تھا، اور بنات رنگا رنگ پتیوں سے حسین دکھائی دیتے تھے۔ یروشلم کے گرد و نواح کے علاقوں سے بہت سے لوگ عید میں اس پرجوش خواہش کے ساتھ آئے تھے کہ یسوع کو دیکھیں۔

کیوں؟ اس لیے کہ انہوں نے لعزر کے بارے میں سنا تھا۔

نجات دہندہ کے معجزات میں سب سے ممتاز معجزہ، یعنی لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کر دینا، لوگوں پر نہایت گہرا اثر ڈال چکا تھا، اور ایک بڑا اور پرجوش ہجوم اُس جگہ کی طرف کھنچا چلا

آیا جہاں یسوع ٹھہرا ہوا تھا۔

پس، وہ فتح مندانہ داخلے سے پہلے بیت عنیاہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔

یہ ٹھہرے رینے کے زمانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

دوپہر آدھی گزر چکی تھی جب یسوع نے اپنے شاگردوں کو بیت فگے کے گاؤں میں بھیجا اور فرمایا: "اپنے سامنے والے گاؤں میں جاؤ، اور فوراً تم ایک گدھی کو بندھی ہوئی، اور اس کے ساتھ ایک بچے کو پاؤ گے؛ انہیں کھولو اور میرے پاس لے آؤ۔ اور اگر کوئی تم سے کچھ کہے، تو تم کہنا، خداوند کو ان کی ضرورت ہے؛ اور وہ فوراً انہیں بھیج دے گا۔"

یہ اُس کی خدمت کے دوران پہلا موقع تھا کہ مسیح سواری کرنے پر راضی ہوا، اور شاگردوں نے ایسے اس بات کی علامت سمجھا کہ وہ اپنی شاہانہ قدرت اور اختیار ظاہر کرنے، اور داؤد کے تخت پر اپنا مقام سنبھالنے والا ہے۔ انہوں نے خوشی سے یہ ماموریت انجام دی۔ انہوں نے اُس گدھے کے بچے کو پایا، اُسے کھولا، اور یسوع کے پاس لے آئے، جو اُس پر بیٹھ گیا۔ جب یسوع اُس جانور پر متمکن ہوا، تو فضا حمد و ثنا اور فتح کے نعروں سے گونج اُٹھی۔ اُس نے بادشاہت کی کوئی ظاہری علامت نہ اٹھا رکھی تھی، نہ وہ درباری لباس پہنے ہوئے تھا، اور نہ سپاہی اُس کے پیچھے چل رہے تھے۔ لیکن وہ ایک ایسے گروہ سے گھرا ہوا تھا جو پر امید توقعات سے جوش میں تھا۔ اُس نے ابھی ابھی مردوں کو زندہ کیا تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ وہ اسرائیل کا نجات دہندہ بننے کے لیے آ رہا ہے۔ یہ لوگ کون تھے؟

بہت سے لوگ اپنے آپ کو اس خیال سے فریب دیتے ہیں کہ اسرائیل کی آزادی کی گھڑی آن پہنچی ہے۔ اپنے تصور میں وہ رومی لشکر کو منتشر اور یروشلم سے نکالا ہوا دیکھتے ہیں، اور یہودی قوم کو ایک بار پھر ظالم کے جوئے سے آزاد پاتے ہیں۔ لب سے لب یہ سوال گردش کرتا ہے، "کیا وہ اسی وقت اسرائیل کو پھر بادشاہی بحال کرے گا؟" ہجوم میں بہت سے لوگوں کو نبی کا یہ کلام یاد آتا ہے: "اے بنتِ صیون، نہایت شادمان ہو؛ اے بنتِ یروشلم، للکار: دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے: وہ راست بازے اور نجات اپنے ساتھ لاتا ہے؛ حلیم ہے، اور گدھ پر سوار ہے۔" ہر شخص نبوت کے اس ماضی کے جواب میں دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرتا ہے۔ نعرہ پہاڑ اور وادی میں گونج اٹھتا ہے، "ابنِ داؤد کو ہوشعنا:—نصف شب کی پکار—مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے؛ اعلیٰ علیین میں ہوشعنا۔"

اس جلوس میں نہ کوئی ماتم سنائی دیا نہ نوحہ۔ وہ لوگ جو کبھی اندھے تھے، مگر جن کی آنکھیں ابنِ خدا نے شفا بخشی تھیں، آگے آگے چل رہے تھے۔

راہ کون دکھاتا ہے؟ وہ لوگ جو پہلے لودیکہ کے تھے۔

وہ یسوع کے قریب سمٹ آئے، جبکہ وہ شخص جسے اُس نے مردوں میں سے زندہ کیا تھا، اُس جانور کی راہنمائی کر رہا تھا جس پر وہ سوار تھا۔ جو کبھی بہرے اور گونگے تھے، اب شفا پا کر، شادمانہ ہوسنا کی صداؤں کو اور بھی بلند کرنے میں شریک ہوئے۔ لنگڑے، جو اب چلنے لگے تھے، کھجور کی شاخیں توڑ توڑ کر اُس کی راہ میں بچھا رہے تھے۔

کوڑھی، جو کبھی معاشرے سے خارج کر دیا گیا تھا، وہاں موجود تھا، نجات دہندہ کی قدرت سے پاک کیا ہوا۔ اُس نے اپنا لباس نجات دہندہ کے راستے میں بچھا دیا اور پکار اٹھا، "خداوند کا شکر کرو، کیونکہ وہ نیک ہے؛ کیونکہ اُس کی رحمت ابد تک قائم رہتی ہے۔"

شفا یافتہ بدروح گرفتہ وہیں موجود تھا، اب اپنے صحیح حواس میں، اور اپنی گواہی میں یہ اضافہ کر رہا تھا: "خداوند نے میرے لیے بڑے بڑے کام کیے ہیں، جن سے میں خوش ہوں۔"

بحال کیے گئے مُردے وہاں موجود تھے اور اُس کی حمد کر رہے تھے۔ بیوہ اور یتیم اُس کے عجیب کاموں کا بیان کرتے تھے۔ چھوٹے بچے، وہ جو بیماریوں سے شفا پا چکے تھے، اور وہ جو قبر سے واپس لائے گئے تھے، نجات دہندہ کی راہ کو کھجور کی شاخوں اور پھولوں سے آراستہ کر رہے تھے۔

پس، یسوع غریبوں کے گھر میں ٹھہرتا ہے، جو ٹھہرنے کے وقت کی طرف اشارہ ہے۔

کیوں؟ کیونکہ وہ اپنے پاک روح کو اُن پر اُنڈیلنے اور اُن کی سمجھ کھولنے والا ہے، جس کا اشارہ نصف شب کی پکار کی طرف ہے۔

اس واقعہ میں وہ ایک بادشاہ کے طور پر آ رہا ہے، اور اس سے مراد 22 اکتوبر، 1844ء ہے۔ کیا یسوع 22 اکتوبر، 1844ء کو ایک بادشاہی حاصل کرنے کے لیے آتا ہے؟ جی ہاں۔

یہ ظفرمندانہ ورود ہے، اور وہ بھی ہوں گے جو نصف اللیل کی پکار بلند کریں گے۔

یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ ہیں جو مسیح کی قدرت سے تبدیل کیے گئے ہیں۔

مسیح کی راست بازی کا پیغام—یعنی اندھے سے بینا، مُردہ سے زندہ، اور کوڑھی سے پاک بنا دینے کی اُس کی قدرت—فتح مندانہ داخلے کی تاریخ میں پایا جاتا ہے، جو نصف اللیل کی پکار کی پیشگی علامت ہے۔ اُس پیغام کو کیا چیز لے کر چلتی ہے؟

مسیح کس پر سوار ہے؟ ایک گدھی پر۔ یہ اسلام ہی کا پیغام ہے جو مسیح کی راست بازی کے پیغام کو اٹھائے ہوئے ہے۔

1840ء میں پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشا جانا اسلام کی روک تھام سے مربوط تھا۔ پہلا پیغام دوسرے پیغام کی طرف لے جاتا ہے؛ انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

پہلا پیغام دوسرے پیغام کو اپنے ساتھ لیے ہوئے ہے۔

پہلا پیغام اُس وقت مصدقہ ٹھہرا جب اسلام کو روکا گیا، اور یوں نبوت پوری ہوئی۔ اس تصدیق نے پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی اور اس کے نتیجے میں پروٹسٹنٹوں نے اس کے خلاف اپنے دروازے بند کر لیے۔

پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کی جانب سے دروازوں کا بند کیا جانا، اسلام کے پیغام کا رد کرنا تھا۔

میلرائیٹ تاریخ ہماری تاریخ کی پیشگی تمثیل ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے وقت میں مسیح کی راست بازی کا پیغام—جب خداوند اپنا روح القدس اُنڈیلتا ہے اور ایڈونٹ ازم کے لوڈکیوں اور کوڑھیوں پر نوشتوں کو کھول دیتا ہے—ایک بار پھر گدھے کے وسیلہ سے پہنچایا جاتا ہے: اسلام کا پیغام۔

1844ء کے موسم گرما اور خزاں میں یہ منادی کی گئی: ”دیکھو، دولہا آتا ہے۔“ اس وقت وہ دو جماعتیں نمایاں ہوئیں جن کی نمائندگی دانا اور نادان کنواریوں سے کی گئی ہے—ایک جماعت جو خداوند کے ظہور کی طرف خوشی سے دیکھتی تھی، اور جو اُس سے ملاقات کے لیے سرگرمی سے تیاری کرتی رہی تھی؛ اور دوسری جماعت جو خوف سے متاثر ہو کر اور جوش وقتی کے تحت عمل کرتی تھی، سچائی کے ایک نظریے پر قانع ہو گئی تھی، مگر خدا کے فضل سے محروم تھی۔ تمثیل میں، جب دولہا آیا، تو ”جو تیار تھیں وہ اُس کے ساتھ شادی میں اندر چلی گئیں۔“ یہاں جس دولہے کے آنے کا ذکر پیش کیا گیا ہے، وہ شادی سے پہلے واقع ہوتا ہے۔ شادی مسیح کے اپنے ملک کو قبول کرنے کی نمائندگی کرتی ہے۔ . . . The Great Controversy, 427

ظفرمندانہ ورود، بادشاہ کی آمد ہے۔ 22 اکتوبر 1844 کو وہ بادشاہی حاصل کرتا ہے۔ یہی ظفرمندانہ ورود ہے۔

اسی مدت کے دوران یہ دونوں طبقے اپنی اپنی تقدیر پر مہر کیے جا رہے ہیں۔

سنہ 1844 کے موسم گرما میں یہ منادی، ”دیکھو، دولہا آتا ہے،“ ہزاروں لوگوں کو خداوند کی فوری آمد کی توقع تک لے آئی۔ مقررہ وقت پر دولہا آیا، مگر زمین پر نہیں، جیسا کہ لوگوں نے توقع کی تھی، بلکہ آسمان میں قدیم الایام کے پاس، شادی کے لیے، یعنی اپنی بادشاہی کے قبول کرنے کے لیے۔ ”جو تیار تھیں وہ اُس کے ساتھ شادی میں اندر چلی گئیں: اور دروازہ ”کیا؟“ بند ہو گیا۔“ وہ خود اپنی شخصی موجودگی میں اس شادی میں حاضر ہونے والی نہ تھیں؛ کیونکہ یہ آسمان میں واقع ہوتی ہے، جبکہ وہ زمین پر ہیں۔ مسیح کے پیروؤں کو چاہیے کہ ”اپنے خداوند کا انتظار کریں، جب وہ شادی سے واپس آئے گا۔“ لوقا 12:36۔ لیکن انہیں اُس کے کام کو سمجھنا ہے، اور ایمان کے وسیلہ سے اُس کے پیچھے چلنا ہے جب وہ خدا کے حضور اندر جاتا ہے۔ اسی معنی میں اُن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ شادی میں اندر جاتی ہیں۔ The Great Controversy, 427.

تأخیر کے وقت کے بارے میں کتابِ مقدس کے حوالہ جات

چند آیات اس توقف کے زمانے کو نمایاں کرتی ہیں۔ ہم ان پر مختصراً نظر ڈالیں گے اور اختتام سسٹر وائٹ کے ایک بیان پر کریں گے۔

جب دولہا نے دیر کی، تو وہ سب اُونگھنے لگیں اور سو گئیں۔ متی 25:5۔

بالکل یہی مقام، 22 مارچ 1844، توقف کے زمانہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

22 مارچ 1844 بائبل نبوت کی کوئی پیش گوئی نہیں ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جسے ملیریوں نے غلط سمجھا، لیکن اسی نے پہلی مایوسی کو جنم دیا اور مہلت انتظار کے زمانے کی نشان دہی کی۔

کلامِ مقدس یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا ہی تاخیر کے وقت کو پیدا کرتا ہے۔ یہ لوگوں کی بدفہمی ہے جو اسے پیدا کرتی ہے: ’اگرچہ رؤیا تاخیر کرے، تو بھی اس کا انتظار کر؛ کیونکہ وہ تاخیر نہ کرے گی، وہ جھوٹ نہیں بولتی۔‘

مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے، اور ایک ہزار تین سو پینتیس دنوں تک پہنچتا ہے۔ لیکن تو آخر تک اپنی راہ لیے جا؛ کیونکہ تو آرام پائے گا، اور ایام کے آخر میں اپنی میراث میں کھڑا ہوگا۔ دانی ایل 12:13۔

آپ اسے دو طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں۔ بہر صورت:

مبارک ہے وہ جو انتظار کرے، اور مبارک ہے وہ جو 1335 تک پہنچے۔ لیکن تو آخر تک اپنی راہ پر چلا جا؛ کیونکہ تو آرام پائے گا، اور ایام کے آخر میں اپنی قرعہ میں کھڑا ہوگا۔

۱۳۳۵ تک پہنچنے کی برکت محض وقت کی نبوت کے اختتام تک پہنچنے کے بارے میں نہیں ہے۔ چارٹ پر ۱۳۳۵ کا اختتام 1843 میں ہوتا ہے۔ یہ برکت صرف نبوت کے اختتام پر مشتمل نہیں، بلکہ تاخیر کے زمانہ کے تجربہ پر بھی مشتمل ہے۔ یہ برکت تاخیر کے زمانہ اور 22 اکتوبر 1844 کے درمیان واقع ہوتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں تمہیں انتظار کرنا ہے۔ ”مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے۔“

اور اسی لیے خداوند انتظار کرے گا تاکہ وہ تم پر فضل کرے، اور اسی لیے وہ سرفراز کیا جائے گا تاکہ وہ تم پر رحم کرے؛ کیونکہ خداوند انصاف کا خدا ہے: مبارک ہیں وہ سب جو اُس کا انتظار کرتے ہیں۔ یسعیاہ 30:18۔

انتظار ٹھہرنے کے وقت سے 22 اکتوبر 1844 تک ہے۔ اگر آپ اُس کے منتظر ہیں، تو آپ مبارک ہوں گے۔

کیونکہ یہ رُویا ابھی ایک معین وقت کے لیے ہے، لیکن انجام کار وہ کلام کرے گا اور جھوٹا نہ ٹھہرے گا؛ اگرچہ وہ دیر لگائے، تو بھی اس کا انتظار کر؛ کیونکہ وہ یقیناً آئے گا، وہ تاخیر نہ کرے گا۔ حقوق 2:3۔

یہ ملیریوں کی غلط فہمی تھی جس نے تاخیر کے وقت کو برپا کیا۔ رویا ایک مقررہ وقت کے لیے ہے—22 اکتوبر، 1844۔ یہ جھوٹی ثابت نہ ہوگی، لیکن تم غلط فہمی کے باعث سمجھو گے کہ اس میں تاخیر ہو رہی ہے۔

کیا خداوند نے اس غلط فہمی کی منصوبہ بندی کی تھی؟ جی ہاں۔ سسٹر وائٹ ایسا ہی کہتی ہیں۔ خداوند نے 1843 کے چارٹ کے ذریعے اس غلط فہمی کو پیدا کیا۔ ولیم ملرنے کہا کہ اُس نے کبھی قطعی طور پر 1843 نہیں کہا، لیکن 1843 میں بھائیوں نے اُس سے درخواست کی کہ وہ "if" کو ہٹا دے اور 1843 کو ایک نشانِ راہ کے طور پر مقرر کرے۔ سسٹر وائٹ کہتی ہیں کہ یہ ایک نبوی نشانِ راہ ہے، حقوق 2 کی تکمیل۔ 1843 کو قطعی طور پر نشان زد کرنے والے اس نشانِ راہ نے تاخیر کے وقت کو پیدا کیا۔

مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے اُن باتوں کو دیکھا جو 1843 اور 1844 میں دیکھی گئیں۔ پیغام دیا گیا تھا۔ اور اس پیغام کو دوبارہ دہرانے میں کوئی تاخیر نہ ہونی چاہیے، کیونکہ زمانہ کے نشان پورے ہو رہے ہیں؛ اختتامی کام ضرور مکمل کیا جانا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک عظیم کام انجام پائے گا۔ خدا کے مقررہ وقت کے مطابق جلد ایک پیغام دیا جائے گا جو بڑھتے بڑھتے بلند للکار میں تبدیل ہو جائے گا۔ پھر دانی ایل اپنی قرعہ میں کھڑا ہوگا، تاکہ اپنی گواہی دے۔ "Manuscript Releases", جلد 21، 437۔

دانی ایل 12:12-13 پر غور کریں: "مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے، اور ایک ہزار تین سو پینتیس دنوں تک پہنچتا ہے۔"—"مبارک ہے وہ جو 1335 تک پہنچتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو 1843 تک پہنچتا ہے،" یہ آیت 12 ہے۔

آیت 13:

لیکن تو انجام تک اپنی راہ پر چلا جا؛ کیونکہ تو آرام پائے گا، اور ایام کے آخر میں اپنی قرعہ کے مطابق کھڑا ہوگا۔ دانی ایل 12:12-13۔

سسٹر وائٹ آیات 12 اور 13 کو باہم مربوط کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ 1335 کی برکت 1843 اور 1844 میں پوری ہوتی ہے۔ یہ کسی زمانی نقطے کے بارے میں نہیں، بلکہ اُن لوگوں کے بارے میں ہے جو مسیح کے یروشلیم میں ظفریاب داخلے کا انتظار کرتے ہیں، سیڑھی پر چڑھتے اور اترتے ہوئے فرشتوں کو پہچانتے ہیں، اور خداوند کے ساتھ عہد میں داخل ہوتے ہیں جبکہ وہ انہیں عہد کی دو تختیاں دیتا ہے۔